www.KitaboSunnat.com

بابا فرید الدین مسعود کے دربار پر موجود 'بہشتی دروازہ' کی شرعی حیثیت

کافر سے قرض لینا　　　وتر کی قضا

سگریٹ پینے ،اس کا کاروبار کرنے والے امام مسجد کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم

سوال: پاکستان کے ایک شہر پاکپتن میں بابا فرید الدین مسعود کے دربار پر دو دروازے ہیں جن میں سے ایک دروازہ سارا سال کھلا رہتا ہے جب کہ دوسرا دروازہ ہر سال ۵/محرم کو صرف پانچ دن کے لیے کھلتا ہے جس کے متعلق خواجہ نظام الدین اولیا کی طرف روایت منسوب کی جاتی ہے کہ جو اس دروازے سے گزرے گا وہ جنتی ہوگا۔لہٰذا لوگ اسے 'جنتی دروازہ' کہتے ہیں اور اس اعتقاد سے لاکھوں لوگ ہر سال اس دروازے سے گزرتے ہیں......

۱۔اس دروازے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

۲۔اس کے متعلق بہشتی دروازہ ہونے کا اعتقاد رکھنا کیسا ہے؟ (حافظ مقصود احمد، مدیر ماہنامہ 'توحید')

جواب: شریعت کی نگاہ میں بہشتی دروازہ کا اِطلاق صرف اُخروی جنت کے دروازہ پر ہوتا ہے۔

چنانچہ صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وأنا أول من يقرع باب الجنة

''سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔'' (ایمان:۳۳۱)

اور صحیح مسلم ہی کی دوسری روایت میں الفاظ یوں ہیں: آتی باب الجنة یوم القیامة

''قیامت کے روز میں جنت کے دروازہ پر آؤں گا'' (ایمان:۴۸۵)

اور صحیحین میں ہے: فی الجنة ثمانیة ابواب ''جنت میں آٹھ دروازے ہیں۔'' (مسلم:۴۶)

اِن نصوص سے معلوم ہوا کہ بطورِ شعار بہشتی دروازہ کا اِطلاق صرف جناتِ خلد پر ہوتا ہے۔اس کے علاوہ کسی محترم ومکرم چیز کی طرف منسوب دروازہ کو بابِ جنت نہیں کہا جا سکتا۔اگر اس کا جواز ہوتا تو سلف صالحین اس کے زیادہ حقدار تھے۔اسلامی تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی جس سے جواز کا پہلو نکلتا ہو۔ لہٰذا اس خود ساختہ بہشتی دروازہ کا اِنہدام ضروری ہے تاکہ افرادِ اُمت کو شرک کی نجاست سے بچایا جا سکے۔ جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیعت الرضوان کی طرف منسوب درخت کو کٹوا دیا تھا جبکہ عامۃ الناس اسے متبرک سمجھ کر اس کی زیارت کا قصد کرنے لگے تھے۔ (فتح الباری:۷/۴۴۸)

اسی طرح (مسند احمد:۵/۲۱۸) اور سنن النسائی الکبریٰ (حدیث ۱۱۱۸۵) میں مذکور ہے کہ حنین سے

www.KitaboSunnat.com, www.Mohaddis.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ